REGD No. L.5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — ربوہ

یوم جمعہ — ۸ صفر ۱۳۷۶ھ — فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۵/۱۰ — ۱۴ تبوک ۱۳۳۵ ہش — ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء — نمبر ۲۱۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بخیریت مری پہنچ گئے

مری ۱۳ ستمبر (بذریعہ فون) مری سے آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کل مورخہ ۱۲ ستمبر کو بارہ بجے دوپہر کے قریب بخیریت مری پہنچ گئے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۳ ستمبر۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت آجکل ناساز ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا فرمائیں۔

کشمیر کے لوگوں کو حق خود اختیاری دلانا میری حکومت کا جزو ایمان ہے

پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو بہرصورت مقدم رکھا جائیگا۔ وزیر اعظم جناب سہروردی کی تقریر

کراچی ۱۳ ستمبر۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے کشمیر کے لوگوں کو یقین دلایا ہے کہ ان کو حق خود اختیاری دلانا میری حکومت کا جزو ایمان ہے اس فرض کی ادائیگی میں ہم کسی سے پیچھے نہیں رہیں گے۔ اور خواہ کچھ بھی ہو ہم اپنے کشمیری بھائیوں کو مایوس نہیں کریں گے۔ کل جناب سہروردی نے ریڈیو پاکستان سے قوم کے نام ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا کہ وہ ملک میں سیاسی استحکام پیدا کرنے عام انتخابات جلد کرانے اور نظم و نسق اور سیاسیات کو ہر قسم کی خرابیوں سے پاک کرنے کی مخلصانہ کوشش کریں گے۔ آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان کی سالمیت اور استحکام کو بہرصورت مقدم رکھا جائے گا۔ آپ نے کہا مشرقی اور مغربی پاکستان کو ہر قیمت پر متحد رکھا جائے گا۔ عام انتخابات کے بارے میں جناب سہروردی نے کہا۔ غالباً مارچ ۱۹۵۷ء تک انتخابات نہیں ہو سکیں گے۔ بین الاقوامی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے اعلان کیا کہ پاکستان اپنے بین الاقوامی معاہدات کا پابند رہے گا وہ اپنے ہمسایوں اور بالخصوص اسلامی ملکوں سے دوستانہ تعلقات کو فروغ دے گا۔ وہ سب ملکوں کے ساتھ خیر سگالی کا جذبہ رکھے گا۔ اور کسی کے خلاف بغض نہ رکھے گا۔ داخلی استحکام کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا ہماری پالیسی کا بنیادی نکتہ یہ ہونا چاہیئے کہ ہمیں متحدہ رہنا ہے۔ ہم ایک ملت ہیں ہم سب پاکستانی ہیں ہمیں تیرنا ہے تو ایک ساتھ اور ڈوبنا ہے تو ایک ساتھ میرا ایمان ہے کہ اگر ہم سب تہیہ کر لیں کہ ہمیں تیر کر ساحل مراد کو پانا ہے۔ تو ہم ہرگز نہیں ڈوبیں گے۔

نہر سویز استعمال کرنیوالے ملکوں کی ایسوسی ایشن قائم کی جائیگی

مسٹر ایڈن کی طرف سے مغربی طاقتوں کے فیصلہ کا اعلان

لنڈن ۱۳ ستمبر۔ برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایڈن نے کل پارلیمنٹ میں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے اس فیصلہ کا اعلان کیا کہ نہر سویز استعمال کرنے والے ملکوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک بین الاقوامی انجمن قائم کی جائے گی۔

مسٹر ایڈن نے کہا کہ برطانیہ اور فرانس نے حفاظتی کونسل کو بھی سویز کی تازہ ترین صورت حال سے آگاہ کر دیا ہے۔ تاکہ ضرورت پڑنے پر کونسل کوئی فوری اقدام کر سکے۔ مسٹر ایڈن نے کہا برطانوی حکومت نے تنازعہ سویز کے پُر امن حل کے لئے ہر ممکن کوشش کی ہے۔ اور مصر کے جائز مفادات کو بھی پیش نظر رکھا ہے۔ پیرس میں سویز کمپنی کے فرانسیسی سربراہ پال ریمنڈ نے بتایا ہے کہ برطانیہ فرانس ہالینڈ، ناروے اور اٹلی کے پائلٹوں نے مصری حکام کو مطلع کر دیا ہے کہ وہ ۱۴ ستمبر سے نہر سویز کے علاقہ میں ملازمت نہیں کریں گے۔

قاعدہ یسرنا القرآن کے انتظام کے متعلق ضروری اعلان

— از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز —

آئندہ ایک سمجھوتہ کے ماتحت قاعدہ یسرنا القرآن کا کام ملک محمد عبداللہ صاحب کے سپرد کر دیا گیا ہے۔ اور اس کی ملکیت کے تمام حقوق میں نے حضرت پیر منظور محمد صاحب مرحوم کے ورثاء کو دے دیئے ہیں۔ اس اعلان کے صرف یہ معنے ہیں کہ جو آمد اس قاعدہ سے ہوگی۔ وہ میں ان کے ورثاء کو دونگا یہ نہیں کہ ملک عبداللہ صاحب سمجھیں کہ معاہدہ میں کوئی تبدیلی ہوگئی۔ بلکہ ان کو حسابات مجھے ہی دینے ہونگے۔ جب تک ان کا سمجھوتہ پیر منظور محمد صاحب کے ورثاء سے نہ ہو جائے۔

مرکزی ری پبلکن پارلیمنٹری پارٹی

مخلوط انتخابات کی حامی ہے

لاہور ۱۳ ستمبر۔ مغربی پاکستان کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان صاحب نے کل رات لاہور میں انکشاف کیا کہ قومی اسمبلی میں ری پبلکن پارٹی نشستوں کی تخصیص کے بغیر مخلوط انتخاب کی حامی ہے۔ آپ نے کہا تاہم جب یہ مسئلہ قومی اسمبلی میں زیر غور آئے گا تو کوئی قطعی فیصلہ ہوگا۔

اردن کے لئے اقتصادی امداد

کراچی ۱۳ ستمبر۔ پاکستان میں سعودی عرب کے سفارت خانے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سعودی عرب نے اردن کے لئے اپنی اقتصادی امداد کی پہلی قسط اردن کو دے دی ہے۔ یہ امداد نیشنل گارڈ کو مضبوط بنانے کے لئے دی گئی ہے۔

روزنامہ "غریب" لائل پور کی ایک خبر

روزنامہ "غریب" لائل پور کی ۹ ستمبر ۱۹۵۶ء کی اشاعت میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے

"گھیانہ ۸ ستمبر۔ تافیال والی مسجد میں بروز جمعہ دو ہزار کے مجمع میں ایک قادیانی جلال الدین سیالکوٹی نے مرزائیت سے توبہ کی اور اسلام کے دائرہ میں داخل ہوگیا۔ جلال الدین نے اپنے حالات بھی مختصر طور پر بیان کئے"

اچھی بات ہے پہلے اس کی مصیبتوں میں ہمیں اسکو روپیہ دینا پڑتا تھا اب آپ کو دینا پڑے گا۔ ہمارا بوجھ اترا اور آپ پر پڑ گیا۔

(یہ شخص کس طرح جماعت سے زکوٰۃ کی مد میں سے بڑی بڑی رقوم امداد کے طور پر لیتا رہا۔ اس کی کسی قدر تفصیل قارئین صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روز نامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ستمبر ۱۹۵۶ء

ووکنگ مشن

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے کارناموں کی تقلیل و تحقیر اور بعض لوگوں کو بہکانے کی غرض سے اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی محبت جتانے کے لئے "پیغام صلح" نے اپنے ایک اداریہ میں کہا تھا۔ کہ

"ایک اکیلا ووکنگ مسلم مشن جو اپنی اہمیت اور عالمگیر اثر و اقتدار کے لحاظ سے میاں صاحب (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) کے تمام مشنوں پر فائق ہے۔ .... مولانا نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وہ کارنامہ ہے۔ جو رہتی دنیا تک یادگار رہے گا۔"

پھر مولانا محمدؐ یعقوب صاحب نے اپنے ایک خطبہ جمعہ میں ووکنگ مشن کو اسلام کا عظیم الشان کارنامہ بتایا تھا۔ چنانچہ آپ نے کہا تھا۔ کہ

"ووکنگ مشن کو ہی لیجئے۔ وہ اس تحریک کے آسمانی سرچشمہ ہونے پر ایک چمکتا ہوا نشان ہے" (پیغام صلح ۸ر اگست ۵۶ء)

اس پر مکرم چودھری ظہور احمدؐ صاحب باجوہ سابق امام مسجد لنڈن نے ووکنگ کے امام عبد المجید خاں کا ایک حوالہ دیا۔ جس میں اس نے کہا تھا۔ کہ

"لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے۔ کہ ووکنگ مشن جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے۔ ووکنگ مسجد اور مشن بالکل آزاد ادارے ہیں۔ اور کسی بھی فرقہ سے تعلق نہیں رکھتے۔ ہمارا اسلام فرقہ بندیوں سے بالا ہے۔ جو کوئی شخص لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان رکھتا ہے۔ مسلمان ہے۔ اور ہم اسے مسلمان سمجھنے کے لئے اس سے زائد کوئی تجسس نہیں کرتے۔ ووکنگ مسجد اور مشن کا تعلق احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے صرف اور صرف اتنا ہے۔ کہ انجمن مشن کے بجٹ کی کمی کو پورا کر دیتی ہے۔

(پاکستان ٹائمز عید سپلیمنٹ ۱۹ر جولائی ۱۹۵۶ء)

الفضل نے اپنے کئی ایک حوالوں سے جن میں خود خواجہ کمال الدین صاحب کے بیانات اور ٹرسٹ کی نقل بھی شامل ہے۔ (الفضل کی ایک گذشتہ اشاعت میں ملاحظہ کریں) یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ ووکنگ مشن سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا کوئی تعلق نہیں تھا۔ اور یہ خواجہ صاحب کا ذاتی فعل تھا۔

پیغام صلح نے اپنی اشاعت ۵ر ستمبر ۱۹۵۶ء میں ووکنگ مشن کے متعلق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ایک پرانا مضمون بھی شائع کیا ہے۔ اس مشن کے تعلق میں جہاں تک خواجہ کمال الدین صاحب کی مساعی کا تعلق ہے۔ ہمیں انکار نہیں۔ کہ یہ ان کا ایک انفرادی کام تھا۔ اور چونکہ خواجہ کمال الدین صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے فیض پایا تھا۔ اور انہوں نے انہی کی خواہش کی تکمیل کے لئے یہ کام کیا تھا۔ اس لحاظ سے جہاں تک اس کے قیام کا تعلق ہے۔ یہ مسیح موعود علیہ السلام کی تحریک کا ایک کارنامہ ہے۔ اگرچہ افسوس ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے شروع ہی سے اسے احمدیت سے الگ رکھا ہے۔ پھر یہ بھی درست نہیں ہے۔ کہ اس کو حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول رضؓ کا کارنامہ بتایا جائے۔ یا اس کو اس جماعت کا کارنامہ سمجھا جائے۔ جس کا ترجمان "پیغام صلح" ہے۔ مولانا محمدؐ یعقوب صاحب نے ایک حالیہ خطبہ جمعہ میں پھر کہا ہے:

"اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ ووکنگ مسلم مشن ہے۔ جو حضرت مجدد وقت کے نفوس قدسیہ کا عملی ثبوت ہے۔ یہ خیال کہ ہم نے انگلستان کو فتح کرنا ہے حضرت امام وقت کے ہی دماغ میں آیا۔ اور ووکنگ مسلم مشن نے اسے سچا کر دکھایا۔ مگر بدقسمتی سے ہمارے قادیانی دوست بھی حضرت امام کی صداقت کے اس زندہ .... ثبوت کو جھٹلانے کے درپے ہیں۔"

(پیغام صلح ۵ر ستمبر ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۵)

مولانا محمدؐ یعقوب خاں صاحب کی عزت ہمارے دل میں بہت ہے۔ مگر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ انہوں نے یہاں صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ چودھری ظہور احمدؐ صاحب باجوہ نے آپ کی جماعت کے ایک ایسے فرد کا حوالہ دیا تھا۔ جو ووکنگ مشن کے متعلق اندرون خانہ سے سب سے زیادہ واقف ہے۔ اس میں قادیانی دوستوں کا کیا قصور ہے۔ کیا ان کا یہ قصور ہے۔ کہ پیغام صلح نے ووکنگ مشن کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے غلط طور پر منسوب کرنے کی کوشش کی تھی۔ اس کا جواب انہوں نے آپ کے ہی معتبر اور ووکنگ مشن کے سب سے زیادہ واقف کار کا حوالہ دیا تھا۔ مگر اب تو یہ بات خود خواجہ کمال الدین صاحب کی تحریروں سے بھی ثابت ہو چکی ہے۔ کیا آپ اس بات کو محسوس نہیں کرتے۔ کہ "پیغام صلح" حسد محمود میں ایک غلط بات حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ سے منسوب کرتا ہے۔ اگر حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ زندہ ہوتے۔ تو کیا وہ اس کو اچھا سمجھتے؟

بے شک خواجہ صاحب نے ووکنگ مشن کے قیام سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہشات کو جامۂ عمل پہنایا۔ انفرادی طور پر یہ ان کا اچھا کام تھا۔ مگر ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ خود خواجہ صاحب نے بھی اس کو خالص احمدی مشن کے طور پر قائم نہیں کیا تھا۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا تھا۔ ان کا انفرادی کار خیر تھا۔ اور اگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس وقت اس کی تعریف کی تھی۔ تو ٹھیک کی تھی۔ مگر آج مولانا محمدؐ یعقوب صاحب کا ووکنگ مشن کو

"اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ"

کہنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ کیونکہ نہ صرف اس وجہ سے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی رہنمائی میں ووکنگ مشن سے کہیں زیادہ اہم مشن یورپ اور امریکہ میں قائم ہو چکے ہیں۔ جو اسی صدی کے کارنامے ہیں۔ بلکہ اس لحاظ سے بھی کہ ووکنگ مشن آج بھی نہ تو احمدیت کو پیش کر رہا ہے۔ اور نہ اسلام کو۔ چنانچہ ذیل کے دو حوالے ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) ترجمہ:۔ "یورپین زائرین تقریب کی سادگی اور لوگوں کے بھائی چارہ اور برادرانہ جذبات سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ یہاں مذہبی کٹر پن بالکل نظر نہیں آتا۔ عورتوں کے یوروپین لباس کو بُری نظر سے نہیں دیکھا جاتا۔ اور نہ ہی رقص کے متعلق منافقانہ زاہد پن کا اظہار کیا جاتا ہے۔ جب نماز اور دعوت ہو چکتی ہے۔ تو مرد اور عورتیں تفریح میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ ایک موقعہ پر میں نے مردوں اور عورتوں کو لوک ناچ کرتے ہوئے دیکھا۔ اس موقعہ پر بچوں اور نوجوان سجیلی خواتین کے زرق برق لباس سے پیدا شدہ جذبہ سب پر اثر کرتا ہے۔ اور ہر کوئی کھیل کود میں شامل ہو جاتا ہے۔ (الغرض) ووکنگ مسجد کی عید ایک اچھی تفریحی پکنک ہوتی ہے۔"

(پاکستان ٹائمز ۱۹ر جولائی ۵۶ء صفحہ ۵) فرستادہ محمدؐ شفیع خاں نجیب آبادی

(۲) "شاہ جہاں مسجد کی مرمت کے لئے چندہ کی اپیل

برطانیہ کی قدیم ترین مسجد

لنڈن (بذریعہ ریڈیو) ووکنگ مسجد ٹرسٹ کی کونسل نے شاہ جہاں مسجد کی مرمت کے لئے چندہ کی اپیل جاری کی ہے۔ ویسے یہ مسجد برطانیہ کی قدیم ترین مسجد ہے جہاں پاکستان اور ہندوستان کے بے شمار لوگ دنیا کے تمام حصوں سے آئے ہوئے اپنے ہم مذہب لوگوں سے ملنے جلتے ہیں۔

کونسل نے برطانیہ بھر کے اور سمندر پار کے مسلمانوں کو خطوط لکھے ہیں۔ جن میں اس نے بتایا ہے۔ کہ مسجد میں جو ۱۸۸۹ء میں بیگم بھوپال کی شاہانہ فیاضی کی بناء پر تعمیر ہوئی۔ اب فی الفور مرمت کی ضرورت ہے۔ اصل میں مسجد کی چھت اور گنبد لکڑی کے بنے ہوئے ہیں۔ جس پر جست کی چادر چڑھی ہوئی ہے۔ اور اب لکڑی میں دیمک لگ جانے کی وجہ سے یہ بے حد خراب حالت میں ہے۔ علاوہ ازیں مسجد کا حال ہی میں جائزہ لیا گیا۔ تو پتہ چلا کہ پتھر اور سیمنٹ کا کام بھی خراب ہو چکا ہے۔ اور اس میں بھی مرمت کی ضرورت ہے۔

پاکستان کے چندے:۔ اندازہ لگایا گیا ہے۔ کہ مرمت پر دو ہزار پونڈ سے زائد خرچ ہوگا۔ جس میں سے امیر بہاولپور۔ خان قلات اور آغا خاں پہلے ہی تقریباً چھ سو پونڈ دے چکے ہیں۔ اپیل میں سمندر پار کے علاقوں کے امداد دینے والوں سے درخواست کی گئی ہے۔ کہ وہ ووکنگ مسجد ٹرسٹ کی کونسل کے سکرٹری سے خط و کتابت کریں۔" (حوالہ شاہ جہاں مسجد) (فرستادہ مرزا خورشید احمدؐ)

ووکنگ مسجد جو زیادہ تر ہر ہائی نس ملکہ شاہ جہاں بیگم والیہ بھوپال کے روپیہ سے بنی تھی۔ اسکی حالت آپ ملاحظہ فرمائیں۔ کہ اسکی مرمت کے لئے آپ کی جماعت دو ہزار پونڈ بھی خرچ نہیں کر سکتی۔ اور اس کے لئے بھی غیروں کے سامنے دامن پھیلانا پڑا ہے۔ پھر یہ مسجد یا مشن اسلام کو جس انداز سے پیش کر رہا ہے۔ اس کا بھی علم ہو جاتا ہے۔ سوال صرف یہ ہے۔ کہ ایسے حالات میں "پیغام صلح" کی غلط بیانی اور خود آپ کی شیخی (معذرت کے ساتھ) مسلموں اور غیر مسلموں پر کیا اثر ڈال سکتی ہے۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

روزنامہ "سفینہ" لاہور کے سوال کا جواب

از محترم ملک سیف الرحمن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ

۴ ستمبر سنہ ۵۶ء کے اخبار سفینہ لاہور میں کسی صاحب نے مجھ سے مندرجہ ذیل سوال کیا ہے کہ:۔

"ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ خدا کو حاضر و ناظر جان کر بغیر کسی ڈر کے جواب دیں کہ کیا انہوں نے سنہ ۱۹۵۰ء میں ایک شخص کے ساتھ یہ بحث نہ کی تھی کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے۔ اور نہ اس وقت خلیفہ کے معزول ہونے کے شدید طور پر حامی تھے۔

... مومن کا کام ہے کہ وہ اصل بات کہنے سے گریز نہ کرے۔

... وہ اب اپنے موجودہ عقیدہ سے بھی اپنی وضاحت فرمائیں گے۔ وغیرہ وغیرہ"

اس سوال کا ایک حصہ یہ ہے کہ میں نے سنہ ۱۹۵۰ء میں ایک شخص کے ساتھ یہ بحث کی تھی کہ خلیفہ معزول ہو سکتا ہے یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ میں نے سنہ ۱۹۵۰ء میں کسی کے ساتھ اس بارے میں ایسی کوئی گفتگو کی ہو۔ سوال کرنے والے کو چاہیئے تھا کہ وہ اس شخص کا نام لکھتا تاکہ زیادہ تعین کے ساتھ میں بتا سکتا کہ آیا میں نے اس شخص سے ایسی کوئی گفتگو کی تھی یا نہیں۔ آخر اس شخص کا نام ظاہر کرنے میں ڈر کس بات کا تھا۔

اس سوال کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ میں اس وقت خلیفہ کے معزول ہونے کا شدید طور پر حامی تھا۔ یہ خالصتاً بہتان ہے۔ اس لئے اس بارہ میں میرا پہلا جواب تو یہ ہے کہ سبحانک ھذا بھتان عظیم یعنی اس الزام کا نوٹس اس لئے زیادہ سختی کے ساتھ لیا ہے کہ یہ امر عقیدہ سے تعلق رکھتا ہے۔ اور کسی کی طرف غلط عقیدہ منسوب کرنا اگر اس کی بنیاد کسی غلط فہمی پر نہیں تو یہ ایک بہت بڑی جسارت ہے جس کی پاداش میں الزام لگانے والا اللہ تعالےٰ کی لعنت کا مستحق بنتا ہے۔

میں عزل خلیفہ کے الزام کے بارہ میں اس لئے علیٰ وجہ البصیرت ہوں کہ اس مسئلہ کے متعلق شروع سے میرا ایک واضح مسلک رہا ہے۔ جب تک میں احمدی نہ تھا اس وقت تک تو یہ سوال ہی میرے ذہن میں نہ تھا۔ کیونکہ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے چار برحق خلیفوں کے بعد کسی نئے خلیفہ راشد کے انتخاب و عزل کا تصور خارج از بحث تھا سنہ ۳۶ء میں جب میں نے احمدیت قبول کی۔ تو اس وقت مجھے اس مسئلہ کے علمی پہلوؤں پر غور کرنے کا موقعہ ملا۔ خصوصاً شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کے فتنہ کے زمانہ میں اس طرف زیادہ توجہ مبذول ہوئی۔ اس وقت سے آج تک میرا ذہن اس بارہ میں بالکل صاف رہا ہے میں خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے مسند نشین فرد کو تازیست خلافت کا مستحق یقین کرتا ہوں۔ اور اسکے عزل کا سوال اٹھانے والے افراد کو شرارت پسند گروہ سمجھتا ہوں۔ قطع نظر اس کے کہ میرے اس مسلک کی تائید میں۔ قرآن کے اصول۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی احادیث اور صلحائے امت کے اقوال موجود ہیں۔ بطور ایک تاریخی واقعہ کے بھی میرے ذہن میں اس مسلک کے درست ہونے میں کسی قسم کا ... شبہ نہیں۔ خلیفہ ثالث حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے زمانہ میں ان کے عزل کا سوال اٹھانے والے شرارت پسند گروہ کو اگر ہم دیانتدار بھی مان لیں۔ اور اس دعوے کو درست بھی تسلیم کرلیں کہ وہ صرف اصلاح چاہتا تھا۔ تب بھی تاریخ نے یہ بات ثابت کردی کہ اس گروہ کا مسلک انتہائی طور پر غلط تھا۔ آخر بتایا جائے کہ ان کے اس اقدام سے امت کو کیا فائدہ پہنچا۔ آپ کے عزل سے وہ جو اصلاح چاہتے تھے کیا وہ اصلاح ہوئی۔ کیا امت کے اتحاد میں اور اس کے نظم ونسق میں پہلے سے زیادہ استحکام پیدا ہوا کیا یہ واقعہ نہیں کہ اس کے بالکل الٹ امت میں ایسا فساد پڑا جس کو حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ جیسا صاحب علم و تقوےٰ بہادر جرنیل بھی دور نہ کر سکا۔ اور آخر کار اس فتنہ کے دوران میں ہی وہ شہید کر دیئے گئے۔ اور اس واقعہ سے امت کو جو زخم لگے وہ آج تک رِس رہے ہیں۔ غرض اس گروہ کے اقدام نے امت کو پارہ پارہ کر دیا۔ حالانکہ وہ اتحاد و اصلاح کا علم لے کر اٹھے تھے۔ اور ان کا نعرہ تھا انما نحن مصلحون یعنی ہم تو صرف غلطیوں کی اصلاح چاہتے ہیں۔ پس کیا آج کا یہ شرارت پسند گروہ پھر اس آزمائی ہوئی زہر کو دوبارہ آزمانا چاہتا ہے۔ اور پھر سے امت کے اس اتحاد کو اپنی ناپاک سازشوں سے مسموم کرکے اسے پارہ پارہ کرنے کے درپے ہے۔ علاوہ ازیں موجودہ فتنہ کے دوران میں میں نے "خلافت ایک نعمت ہے اور شکر نعمت واجب" کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ اس مضمون سے بھی میرا مسلک واضح ہے۔ بلکہ اس سے بھی بہت پہلے جبکہ ابھی موجودہ شرارت پسند گروہ کے فتنہ کے آثار بھی نمودار نہیں ہوئے تھے۔ میں نے ایک مضمون لکھا جس کا عنوان تھا "ذمی کون ہیں اور ان کے حقوق کیا ہیں" اس مضمون کی ایک قسط میں جو الفضل ۱۲ نومبر سنہ ۱۹۵۵ء صفحہ ۳ میں شائع ہوئی۔ میں نے ضمنی طور پر خلافت راشدہ کے متعلق بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا تھا۔ جس کا اقتباس خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ چنانچہ میں نے لکھا۔

"اسلام کا ایک نظام وہ ہے جسے خلافت راشدہ یا خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اصولاً یہ ایک خالص مذہبی تنظیم ہے لیکن اگر اس نظام میں سیاست بھی شامل ہو۔ جیسا کہ آغاز اسلام میں ہوا۔ تو پھر مذہبی اقتدار کے ساتھ ساتھ سیاسی اقتدار بھی خلیفہ وقت کی ذات میں مرتکز ہوگا اور اس وجہ سے خلافت کے لئے منتخب شدہ مذہبی پیشوا امیر کے ساتھ ساتھ سیاسی لحاظ سے بھی خلیفۃ المسلمین کے اعزاز کی حامل ہوگی۔ یہ خلیفہ اپنی مذہبی پوزیشن کی وجہ سے تازندگی اقتدار کا حقدار سمجھا جائے گا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ اقتدار عوام ہی کی طرف سے اس شخص کے سپرد کیا جاتا ہے۔ لیکن اس سپردگی کے بعد عوام کا اصل مقام اطاعت و اخلاص ہے تقابل و مزاحمت نہیں کیونکہ انتخاب کے بعد وہ خلافت کے مشیر تو بن سکتے ہیں۔ لیکن امور حکومت میں انہیں فیصلہ کن حیثیت حاصل نہیں ہوسکتی خلیفہ وقت ملکی نظم ونسق کے چلانے کے لئے اپنے افراد خود منتخب کریگا۔ مجلس وزراء کا انتخاب بھی کلی طور پر اسکے اپنے اختیار میں ہوگا۔ رعایا کے کسی فرد کو وہ کیا اختیار رہتا ہے۔ یہ بھی اس کی اپنی مرضی پر منحصر ہوگا وہ بے شک شریعت کا پابند ہے۔ لیکن شریعت کی تشریح اس کا اپنا کام ہے۔ علماء صرف مشیر ہیں اور عوام مامور ہیں۔ کہ وہ خلیفہ وقت کی تشریح کو بطور مذہبی سند کے مانیں اور اس کے فیصلوں کو عملاً مذہب کا ایک اہم حصہ تسلیم کریں۔"

خلافت کے بارہ میں اس واضح مسلک کے بعد یہ کہنا کہ میں کسی وقت عزل خلفاء کا شدید طور پر حامی تھا کتنی بڑی زیادتی ہے۔

علاوہ ازیں جماعت احمدیہ کا یہ کھلا ہوا مسلک ہے کہ خلیفہ معزول نہیں ہوسکتا اور اس کی اس حد تک وضاحت کی جاچکی ہے کہ اس سے جماعت کا بچہ بچہ واقف ہے۔ کہ خلیفہ معزول ہوسکنے کا عقیدہ رکھنے والا شخص احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کا ممبر تو ہوسکتا ہے۔ لیکن جماعت احمدیہ کا وہ ہرگز رکن نہیں ہوسکتا۔ پس جس شخص سے میرے خلیفہ کے معزول کئے جانے کی بات کی تھی۔ اگر وہ احمدی تھا۔ تو اس کا فرض تھا کہ جماعت کے ذمہ وار افسران کو اطلاع دیتا کہ سلسلہ کے مفتی کے اس اہم مسئلہ میں یہ خیالات ہیں۔ اس وقت اس کا خاموش رہنا اور اب سوال کے وقت بھی اپنے نام کو ظاہر نہ کرنا کیا ثابت کرتا ہے۔ کہ وہ صاحب تو بڑے جرأت والے اور بہادر ہیں اور سلسلہ کا مفتی اس قدر بزدل ہے۔ کہ وہ حق کہنے کی جرأت نہیں کرے گا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو بات اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لئے بھی پسند نہ کرو۔ لیکن یہ صاحب اپنا نام چھپا کر بھی اپنے آپ کو بزدل کہلوانا پسند نہیں کریں گے۔ لیکن دوسروں پر حملہ کرتے ہوئے ان پر ناواجب بدظنی کرنے سے انہیں باک نہیں سوال کرنے والے نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر جواب دوں مومن جب اپنے عقیدہ کے متعلق کوئی بات کہتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کو حاضر جان کر ہی کہتا ہے۔ کیونکہ عقیدہ کا تعلق تو صرف اللہ تعالےٰ کی ذات واحد لاشریک کے ساتھ ہے اور اسی کی رضا کی خاطر کسی عقیدہ کو وہ اختیار کرتا ہے۔ اور کسی عقیدہ کو وہ چھوڑتا ہے۔ پس حقیقی بہادر وہ ہے جو صرف اسی سے ڈرتا ہے۔ اور سب سے بڑا بزدل وہ ہے جو خدا تعالےٰ کو چھوڑ کے اس کے بندوں سے ڈرتا ہے اور ان کے ڈر سے اپنے دلی عقائد کو چھپاتا ہے اور نفاق کی راہ سے فتنے کھڑے کرنے کے درپے ہے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ واللہ علیٰ ما اقول شہید

موجودہ فتنۂ منافقین کے متعلق مخلصینِ جماعت کی بعض خوابیں

حاجی محمد دین صاحب درویش کی رویاء

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ لمبی زندگی بخشے۔ ہر قسم کی نعمتوں سے مالامال کرے۔ سب مقاصد عالیہ کو پورا کرے۔ اور آپ کا ہر حال میں حافظ و ناصر ہو۔

پیارے آقا۔ ۱۹۱۴ء میں جب اللہ تعالیٰ نے حضور کو تاجِ خلافت پہنایا۔ تو اپنے علاقہ میں سب سے پہلے بیعت خلافت حضور کے اس حقیر غلام نے کی۔ اس وقت مولوی فضل دین صاحب کھاریاں پیغامیوں کی تائید میں تھے۔ سارا علاقہ ان کے زیر اثر تھا۔ جس کی وجہ سے اس علاقہ کے احمدی دوستوں نے خلافت کی بیعت کی طرف توجہ نہ دی۔ میں ایک خواب کی بناء پر حضور کی بیعت سے مشرف ہوا۔ جس کی بناء پر سارے علاقہ میں میری مخالفت شروع ہوئی۔ احمدی (جو اس وقت اہلِ پیغام کی تائید میں تھے) مخالف تھے ہی غیر احمدی بھی ان کے ساتھ شامل ہو گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق کے مطابق میں نے بیعتِ خلافت کو نہ چھوڑا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ثابت قدمی اور استقلال سے نوازا۔ حضور کے اس غلام نے علاقہ کے سارے حالات لکھ کر بھیج دیئے تھے۔ اور عرض کیا تھا۔ کہ اگر مولوی فضل دین صاحب خلافت کی بیعت نہ کریں۔ تو سارا علاقہ ہاتھ سے جاتا رہے گا۔ حضور دعا فرماویں۔ اور ایسی صورت کریں۔ کہ مولوی صاحب موصوف حلقہ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ چنانچہ حضور نے علامہ حافظ روشن علی صاحب رضؓ اور علامہ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو کئی ایک دفعہ انہیں سمجھانے کے لئے بھیجا۔ مگر مولوی صاحب موصوف نے کوئی اثر نہ لیا۔ بعد میں بھی یہ غلام حضور کی خدمت بابرکت میں حالات کی رپورٹ پیش کرتا رہا۔ ایک موقعہ پر حضور نے علامہ حافظ روشن علی صاحب رضؓ یا مولانا راجیکی صاحب کو ہمارے علاقہ میں بھیجا۔ اور فرمایا۔ مولوی صاحب سے آخری فیصلہ کر لیا جائے۔ یا تو وہ حلقہ بیعت میں شامل ہو جائیں۔ اور یا پھر انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ چنانچہ ان سے تبادلہ خیالات کیا گیا۔ اور بالآخر مولوی صاحب نے بیعت کر لی۔ اور ان کے اثر کی وجہ سے دوسرے احمدی دوست بھی اہلِ پیغام کی تائید سے ہٹ گئے۔ اور انہوں نے حضور کی بیعت کر لی۔ اس وقت بھی کھاریاں میں چند آدمی ایسے ہیں۔ جو اگرچہ جماعت میں شامل ہیں۔ لیکن ان کے خیالات غیر مبایعین کے سے ہیں۔ گویا وہ نفاق کی مرض میں مبتلا ہیں۔ میرا پہلے بھی یہ عقیدہ رہا ہے۔ اور اب بھی میں اسی پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہوں۔ کہ حضور مثیلِ مسیح۔ خدا تعالیٰ کے موعود خلیفہ اور مصلح موعود کی پیشگوئی کے مصداق ہیں۔ مجھے ابتداء ہی سے خلافت سے وابستگی رہی ہے۔ اور اب بھی ہے۔ حضور دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ مجھے بھی اور میرے بیوی بچوں کو بھی خلافت سے وابستہ رکھے۔ اور ان انعامات سے نوازے۔ جن کا وعدہ اس نے اپنی جماعت سے کیا ہے۔ حضور کو میرے حالات کا ذاتی طور پر علم ہے۔ میری خواہش تھی۔ کہ اپنے ان خیالات کا زبانی طور پر حضور کی خدمت میں ذکر کروں۔ مگر حضور کی بیماری اور مصروفیت کا خیال کر کے تحریری طور پر انہیں پیش کرنا زیادہ مناسب خیال کیا ہے:-

(۱) عرصہ ہوا ہے اس عاجز نے قادیان میں ایک خواب دیکھا۔ کہ مسجد مبارک میں نماز ہو رہی ہے۔ اور میں امام کے پیچھے کھڑا ہوں۔ اس وقت مسجد کے پرانے حصہ میں شور اٹھا۔ میں نے دل میں خیال کیا کہ جماعت ہو رہی ہے۔ اس وقت اس قدر شور کیوں ہے۔ مسجد میں تو شور کرنا جائز نہیں۔ لیکن دوسری دفعہ پھر شور اٹھا۔ اتنے میں امام نے سلام پھیرا۔ اور ہم نماز سے فارغ ہو گئے۔ میں نے دیکھا کہ ایک کالا سانپ ہے۔ جو نمازیوں کے آگے چکر لگا رہا ہے۔ اور انہیں ڈسنے کے لئے تیار ہے میرے پاس سوٹی نہیں تھی۔ میں نے جوتا لے کر اسے مارنے کا ارادہ کیا۔ میں اس ارادہ سے جوتا لے کر آیا۔ تو میں نے دیکھا۔ کہ وہ سانپ نمازیوں کے گھیرے میں آ چکا ہے۔ اور تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اسے مار دیا۔ میں نے یہ خواب حضور کی خدمت میں تحریر کیا تھا۔ حضور نے فرمایا تھا۔ خواب بہت مبارک ہے۔ اس لئے حضور ہی اسکی تعبیر کو بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ یہ غلام اس قابل نہیں۔

(۲) تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے ایک اور خواب دیکھا۔ کہ میں مسجد مبارک کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوں۔ کہ ایک تیز سائیکل سوار سائیکل سمیت بڑی تیزی سے سیڑھیوں پر چڑھ آیا۔ میں حیران تھا کہ یہ شخص کتنا ہوشیار ہے۔ کہ سائیکل سمیت اوپر چڑھ آیا ہے۔ ورنہ ایک عام آدمی کے لئے تو اکیلے چڑھنا بھی مشکل ہے۔ اس شخص نے اندر جانے کا ارادہ کیا۔ تو میں نے اسے روکا اور کہا۔ یہ زنانہ حصہ ہے۔ اس کے اندر جانے کی میں اجازت نہیں دے سکتا۔ میں اگر یہاں موجود نہ ہوتا۔ تو تم اندر جا سکتے تھے۔ لیکن میں کسی صورت میں تمہیں اندر نہیں جانے دوں گا۔ اگر کوئی ضروری پیغام ہے۔ تو مجھے بتا دو۔ میں اندر پہنچا دیتا ہوں۔ اس نے بہت اصرار کیا کہ وہ خود اندر جائے۔ لیکن میں نے اسے ایسا کرنے کی اجازت نہ دی۔ آخر کار اس نے مجھے کہا۔ کہ اندر میرا پیغام پہنچا دو۔ کہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ فیصلہ ہو گیا ہے۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے معلوم نہیں۔ کہ اس فیصلہ سے اس کی کیا مراد تھی۔

(۳) میں نے ایک تیسرا خواب دیکھا۔ کہ میں قادیان میں مستریوں کے مکانات کے پاس مشرق کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوں۔ کہ ایک سیاہ رنگ کا ہوائی جہاز اڑتا ہوا دکھائی دیا۔ میں نے خیال کیا کہ یہ دشمن کا جہاز ہے۔ اس لئے میں خوفزدہ ہوا۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا کرنی شروع کی۔ جب جہاز کچھ قریب آیا۔ تو میں نے دیکھا کہ بحری جہازوں کی طرح ایک رسہ ہے۔ جو موٹا اور مضبوط ہے۔ وہ جہاز کے اردگرد لپٹا ہوا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ اس جہاز کو رسہ کے ذریعہ نیچے گرانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن یہ گرا نہیں۔ جب جہاز اور قریب آیا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ وہ جہاز نہیں بلکہ ایک بڑی چیل ہے۔ جو آدم خور ہے۔ میں اور خوف زدہ ہوا۔ اور زیادہ زور سے دعا شروع کی۔ خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑایا۔ کہ وہ مجھے اس سے محفوظ رکھے۔ میں نے چاہا۔ کہ چیخ و پکار کر کے دوسرے لوگوں کو بلاؤں۔ لیکن پھر خیال آیا۔ کہ اگر میں نے چیخ و پکار کی تو چیل کو میرا پتہ لگ جائیگا۔ اور مجھے مار دیگی اور اگر چیخ و پکار نہ کروں تو ممکن ہے کہ چھپ کر اس سے بچ جاؤں۔ اس خیال کے آتے ہی میں نے استغفار کیا۔ لاحول پڑھا۔ رب کل شیء خادمک رب فاحفظنا وانصرنا وارحمنا اور دوسری دعائیں پڑھنی شروع کیں۔ اور دہشت زدہ ہو کر وہاں کھڑا رہا۔ تھوڑی دیر کے بعد میں نے دیکھا۔ کہ چیل کے اردگرد جو رسہ لپٹا ہوا ہے وہ دراصل ایک اژدہا ہے۔ اسے دیکھ کر میری دہشت اور خوف میں اور اضافہ ہوا۔ اور میں نے خیال کیا۔ کہ میں تو ایک دشمن سے ڈر رہا تھا۔ اور یہ دو دشمن ہیں۔ خدا خیر کرے۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ کہ چیل اور سانپ میں مقابلہ ہوا ہے۔ لیکن سانپ چیل پر غالب نہیں آیا۔ میں دعا اور استغفار کر رہا تھا۔ کہ اتنے میں وہ چیل اور سانپ مستریوں کے مکان میں دھم سے گر پڑے۔ اور جب میں نے دیکھا۔ تو وہ دونوں مرے ہوئے تھے۔

یہ خواب بھی میں نے حضور کی خدمت میں تحریر کر دیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ یہ خواب اور دوسرے دونوں خواب منافقین کے فتنہ سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

ایک اور بات بھی میں حضور کے علم کے لئے تحریر کر دوں۔ اور وہ یہ ہے کہ جب میاں عبد المنان صاحب امریکہ کے سفر پر روانہ ہوئے ہیں۔ تو وہ قادیان بھی گئے۔ وہ میرے پاس ہی ٹھہرے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ وہ بہت کم نماز باجماعت میں شامل ہوتے تھے۔ حضور کے ارشادات مبارک کے ماتحت مسجد مبارک میں تہجد کی نماز باجماعت ادا کی جاتی ہے۔ اور وہ میں ہی پڑھاتا ہوں۔ میں نے دیکھا۔ کہ میاں صاحب نماز تہجد میں کبھی بھی شامل نہ ہوتے۔ بلکہ جب کبھی بیدار ہو جاتے۔ تو اکیلے ہی نماز پڑھتے۔ جماعت میں شامل نہ ہوتے۔ میں نے اس وقت یہ خیال کیا۔ کہ شاید انہیں حضور کے ارشاد کا علم نہ ہو۔ لیکن عام نمازوں میں شامل نہ ہونے پر مجھے ہمیشہ تعجب اور حیرانگی رہی۔ کہ جب نماز باجماعت ادا کرنے کا ہر مسلمان کے لئے شرعی حکم ہے۔ تو میاں صاحب باوجود عالم ہونے کے اس کی پابندی کیوں اختیار نہیں کرتے۔

بالآخر میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ حضور میرے لئے بھی اور میری اولاد کے لئے بھی دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں خلافت سے وابستہ رکھتے ہوئے احمدیت پر ثابت قدم رکھے ہماری کوتاہیوں کو دور کرے۔ اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ اور دین کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میرا انجام نیک ہو۔ اور جب موت آئے احمدیت اور خلافت سے وابستگی میں ہی آئے۔ آمین ثم آمین۔

حضور کا ادنیٰ غلام (حاجی) محمد دین درویش قادیان حال ربوہ ۳۰ اگست ۵۶ء

(شاید یہ اس وجہ سے ہوگا۔ کہ عبد المنان صاحب نے مسند احمد حنبل پڑھی قرآن نہ پڑھا ہوگا۔ جس میں نماز باجماعت کا حکم ہے۔ ممکن ہے بوسیدہ کام میں کوئی ایسی حدیث ان کی نظر سے نہ گزری ہو جس میں نماز باجماعت کا حکم دیا گیا ہو۔ بہرحال دوست دیکھ لیں۔ منافقین کو جماعت میں تقویٰ اور علم دین کے لحاظ سے خلافت کا وہی مستحق نظر آیا۔ جو نماز باجماعت سے کتراتا ہے۔ حالانکہ اس کام کے لئے حضرت خلیفہ اولؓ کی اولاد میں کسی کو تلاش کرنے کی ضرورت نہ تھی خود حمید ڈاڈھا اور غلام رسول ۳۵ ہی یہ کام دے سکتے تھے اور لاہور کے موچی دروازہ سے سینکڑوں آدمی ایسے مل سکتے تھے (ادارہ))

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں

احباب جماعت کے اخلاص نامے

229

اسد اللہ خاں صاحب چک ۳۵ جنوبی کا اخلاص نامہ

سیدنا و اماما حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

پیارے آقا میں! غلام رسول ۳۵ کا حقیقی بھائی ہوں۔ مجھے منافقین کے حالیہ فتنہ کا علم بہت دیر کے بعد ہوا تھا۔ جس کے معاً بعد میں نے اس منافق سے برأت کا خط خدمت اقدس میں ارسال کر دیا تھا۔ لیکن بدقسمتی سے میرا خط ابھی تک الفضل میں شائع نہیں ہوا۔ لہٰذا اب دوبارہ التماس ہے۔ کہ عرصہ تین چار سال سے غلام رسول ۳۵ کی کئی باتیں ایسی سنا کرتے تھے۔ جن سے کہ منافقت کی بو آتی تھی۔ جس کی وجہ سے ہمارے خاندان کے ذمہ دار افراد نے اس سے اپنے طور پر کنارہ کشی کر لی ہوئی تھی۔ اب جبکہ وہ اعلانیہ طور پر منافقت کے بازار میں کود پڑا ہے۔ ہم سب اس سے کلی برأت کا اظہار کرتے ہیں۔ اور حضور سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ خداوند کریم ہمیں منافقین کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو لمبی اور صحت والی عمر عطا فرمائے آمین۔

حضور کا ادنیٰ ترین جوتیوں کا غلام
اسد اللہ خان چک ۳۵ جنوبی ۹/۱/۵۶

بشیر احمد صاحب زاہد انسپکٹر تحریک جدید کا خط

سیدی و مولائی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

مؤدبانہ گزارش ہے ...... کہ حضور ایدہ اللہ الودود کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ اگست ۱۹۵۶ء پڑھا۔ یہ جان کر تکلیف ہوئی کہ غلام رسول ۳۵ نے حضور پر نور پر اشتعال انگیزی کا الزام لگایا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ الودود نے جو کچھ فرمایا اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے فرمایا۔ اور میرے نزدیک اس کے اس چیلنج کے جواب میں فرمایا۔ جس کا اعادہ پچھلے سال اس نے دو تین بار میرے سامنے کیا تھا۔

پیارے آقا! اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ پچھلے سال چوہدری عطاء اللہ صاحب نے اس بدبخت کی بعض ناپسندیدہ حرکات سے تنگ آ کر مجھے دو تین بار اس کے پاس بھیجا کہ میں اسے سمجھاؤں کہ وہ ان ناپسندیدہ حرکات سے باز رہے جو سلسلہ اور اس کے خاندان کی بدنامی کا موجب ہیں۔ نیز اسے کہوں کہ وہ نظام سلسلہ کی پابندی کرے۔ اور مکرم چوہدری عبدالعزیز صاحب بھامبڑی سے معافی مانگے اور صلح کرے۔ مگر اس نے میری باتیں ماننے کی بجائے الٹا مجھے برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔

اسی طرح ایکدن یہ مجھے "قادیان ہوٹل" میں لے گیا اور وہاں اس نے اور اس کے یار غار حمید ڈاہڈا نے مجھ سے کہا۔ کہ عطاء اللہ کو کہہ دو کہ ہم نے اس سے زمین لینی ہے"۔ پھر حمید ڈاہڈا نے غلام رسول اور یونس ملتانی کو مخاطب کر کے کہا "کیوں نا! ہم کسی دن چک ۳۵ چلیں" اور عطاء اللہ سے قبضہ لیں" (یاد پڑتا ہے انہوں نے لاٹھیاں لے کر چلیں کہا تھا واللہ اعلم بالصواب) نیز غلام رسول نے کہا "بھائی کو کہہ دو کہ زمین ہم نے لینی ہے۔ اگر قانوناً نہ ملی تو ...." (چوہدری عطاء اللہ صاحب کے لڑکے محمود احمد کا انہوں نے ایک نام رکھا ہوا ہے۔ جو میں بھول گیا ہوں) کو جان سے مار دینا ہے"۔

پیارے آقا! اگر اس شخص میں شرم و حیا نام کو بھی ہوتی اور وہ شریف النفس اور قانون دان ہوتا۔ تو اپنی صداقت اور قانون دانی کو ظاہر کرنے کے لئے ربوہ کا رخ کرتا یا چک ۳۵ جاتا۔ اور اگر چوہدری محمود احمد صاحب کو جان سے نہ مار سکتا تھا۔ تو کم از کم چوہدری عطاء اللہ صاحب سے قانوناً یا جبراً زمین پر قبضہ جمانے کی کوشش کرتا۔ لیکن یہ کہاں کی قانون دانی اور شریف النفسی ہے۔ کہ جب حضور پر نور نے اس کے خلاف قانون منصوبوں کو تشنۂ عمل رکھنے کے لئے قانون کا سہارا لینا چاہا ہے۔ تو اب اس نے یہ شور مچانا شروع کر دیا ہے کہ اس کے خلاف اشتعال انگیزی کی ہے۔ حالانکہ جو کچھ کہا گیا ہے۔ اس کے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔

میرے آقا! میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اقرار کرتا ہوں کہ میں نے جو لکھا ہے اپنے حافظہ کے مطابق بالکل درست لکھا ہے اگر میں نے افترا سے کام لیا ہو تو خدا تعالیٰ کا عذاب شدید مجھے دو سال کے اندر اندر تباہ و برباد کرے۔ آمین یا رب العالمین

نوٹ: میں اس مرحلہ پر غلام رسول سے بھی کہوں گا کہ اگر وہ سمجھتا ہے کہ میں نے افترا سے کام لیا ہے تو وہ بھی اس قسم کا حلفیہ بیان دے دے۔ کہ اس نے ہرگز مجھ سے یہ باتیں نہیں کیں۔ اگر وہ اپنے بیان میں جھوٹا ہو۔ تو خدا تعالیٰ کا عذاب شدید دو سال کے اندر اندر اسے تباہ و برباد کرے۔ آمین۔

میرے آقا! میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر اس نے یہ میری بات مان لی تو دو نوں کے پاکستان والے بھی جان لیں گے کہ اس نے خود عذاب الٰہی کو اشتعال دلایا ہے۔ یا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف اشتعال انگیزی کی ہے۔

خاکسار حضور پر نور کا ادنیٰ خادم
بشیر احمد زاہد انسپکٹر تحریک جدید از چک ۳۰ ج ب فیض پور ۔ ضلع لائلپور۔

صوبیدار عبدالمنان صاحب کا خط

بحضور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضور ۱۹۴۶ء کا واقعہ ہے جبکہ میں فوج سے ریلیز ہو کر قادیان شریف آیا۔ میں حضور کی مجلس علم و عرفان میں جایا کرتا تھا۔ ان دنوں حضور قرآن کریم کی تفسیر فرمایا کرتے تھے ایک دن میں مجلس سے فارغ ہو کر گھر آیا۔ کھانا کھا کر عشاء کی نماز ادا کر کے بستر پر لیٹ گیا تو میرے دل میں یہ خیال گذرا کہ مجھے حضور پر کامل ایمان ہے کہ آپ خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود ہیں مگر اطمینان قلب کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دریافت کر لوں کہ آیا یہ واقعی اس کے مصداق ہیں میں اسی طرح سے اطمینان قلب کرنا چاہتا ہوں۔ جیسا کہ حضرت ابراہیم نے خدا تعالیٰ سے سوال کیا تھا رب ارنی کیف تحی الموتیٰ۔ اور انہیں خدا تعالیٰ نے اطمینان قلب عطا فرمایا۔ میں نے کہا خدایا جیسا کہ مامور من اللہ کا قرآن شریف میں ذکر آیا ہے اور مسیح موعودؑ کا بھی۔ کیا ہمیں قرآن شریف میں محمود (خلیفۃ المسیح الثانی مصلح الموعود) کا نام بھی آیا ہے۔ اگر تو محمود کا نام قرآن کریم سے دکھا دے تو میں سمجھوں گا۔ کہ واقعی محمود (ایدہ اللہ) سچے اور برحق خلیفہ اور مصلح موعود ہیں۔ اگر ہے تو مجھے آج ہی بذریعہ رویا قرآن کریم میں حضور کا نام دکھا دے تاکہ میرے لئے اطمینان قلب کا موجب ہو۔ اور ایمان کامل نصیب ہو میں دعا کرتا ہوا سو گیا۔ قریباً نصف شب گذرنے پر یا صبح کے قریب خواب میں کیا دیکھتا ہوں آواز آتی ہے "محمود کا نام قرآن کے درمیان میں لکھا ہے" پھر اور بھی وضاحت سے آواز آتی ہے "پندرھویں سپارہ کا آخیر اور سولھویں سپارہ کے شروع میں پڑھو" اس پر میری آنکھ کھل گئی۔ اٹھ کر صبح کی نماز ادا کی بعد میں حافظ ابراہیم صاحب مرحوم امام مسجد دارالفضل اور غالباً مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر سے میں نے دریافت کیا۔ کہ قرآن میں کہیں محمود کا نام بھی آتا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ ہاں آتا ہے۔ تب بعدہٗ میں نے قرآن شریف کھول کر دیکھا۔ تو واقعی بعینہٖ آواز کے مطابق پایا۔ جس سے مجھے حضور کی ذات بابرکات (خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود) پر یقین کامل ہو گیا۔ کہ حضور واقعی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ میرا ایمان حضور کی خلافت اور مصلح الموعود ہونے پر اس قدر کامل ہو چکا ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ کوئی مجھ کو اس سے ہٹا نہیں سکتا کیونکہ میں نے خدا تعالیٰ سے دریافت کیا تھا جس کے جواب میں اس نے مجھے خود بتایا ہے میرا خیال ہے کہ یہ خواب میں نے قادیان شریف میں حضور کو بھی لکھ کر بھیجا تھا۔ ۱۹۴۶ء میں یہ خواب دیکھا گیا۔ اس کے بعد آج تک یہ خواب یا اس کا تصور میرے خیال میں نہ آیا۔ آج جبکہ موجودہ فتنہ نے سر نکالا ہے۔ تو مجھے یہ خواب خود لفظ بلفظ یاد آ گیا اور ایسا محسوس ہوتا تھا کہ جیسے مجھے توجہ دلائی جا رہی ہے کہ وہ خواب یاد کر اور میرے ذہن میں اسی طرح سے الفاظ روشن ہیں۔ جیسا کہ اس وقت خواب میں بتائے گئے تھے۔

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر خدا کی قسم کھا کر کہ جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے۔ یہ خواب لکھ رہا ہوں۔ کہ مندرجہ بالا تحریر میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بالکل سچ ہے اور بعینہٖ اسی طرح خواب میں دیکھا ہے۔ جو آواز خواب میں آئی تھی۔ لفظاً لفظاً وہی ہے اور الفاظ وغیرہ میں کوئی تبدیلی یا کمی بیشی نہیں ہوئی۔ میرا ذہن آج بھی اسی طرح ان فقرات کو دہرا رہا ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

منظوری عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ

یہ منظوری اپریل ۱۹۵۹ء تک ہوگی - احباب نوٹ فرمالیں -

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	مولوی سراج الحق صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری اصلاح وارشاد	جماعت احمدیہ موضع مگھیرہ ضلع منٹگمری
(۲)	ماسٹر گل محمد صاحب ٹیچر	سیکرٹری تعلیم	" "
(۳)	چوہدری غلام رسول صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۴)	چوہدری غلام رسول صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	ملک امیر علی صاحب نمبردار	سیکرٹری مال	دوالمیال ضلع جہلم
(۲)	ملک علی حیدر صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
(۳)	قاضی عبدالرحمٰن صاحب	سیکرٹری تعلیم	" "
(۴)	میجر حبیب اللہ خانصاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۵)	میجر محمد خانصاحب -	جنرل سیکرٹری	" "
(۶)	ملک احمد خاں صاحب	سیکرٹری ضیافت	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	سردار خانصاحب -	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ کھتوالی چک ۳۱۲ ر.ب ضلع لائلپور
(۲)	احمد خاں صاحب -	سیکرٹری مال	" "
(۳)	چوہدری محمد حسین صاحب -	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
(۴)	میاں عبدالکریم صاحب	محاسب	" "
(۵)	چوہدری محمد حسین ولد شاہ محمد صاحب	امین	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	ڈاکٹر غلام رسول صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ اکال گڑھ ضلع گوجرانوالہ
(۲)	چوہدری فیض الرحمٰن صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری عزیز اللہ صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ عارف والا
(۲)	چراغ الدین صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۳)	منشی فقیر محمد صاحب	سیکرٹری تعلیم وتربیت	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری محمد ابراہیم صاحب	پریذیڈنٹ	جماعت احمدیہ بہڑ کے ڈاکخانہ بھکی ضلع شیخوپورہ
(۲)	بشیر احمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۳)	چوہدری قاسم الدین صاحب	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری عبدالحمید صاحب	پریذیڈنٹ و سیکرٹری تعلیم	جماعت احمدیہ دہڑکی سیمنٹ ورکس
(۲)	عبدالاحد صاحب -	سیکرٹری اصلاح وارشاد	" "
(۳)	مشتاق عالم صاحب	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	چوہدری دین محمد صاحب -	صدر	جماعت احمدیہ نواں کوٹ ضلع حیدرآباد
(۲)	چوہدری رشید احمد صاحب -	سیکرٹری مال	" "

	نام	عہدہ	جماعت
(۱)	حکیم شمیم حسین صاحب انصاری	سیکرٹری مال -	جماعت احمدیہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ
(۲)	شیخ محمد عبداللہ صاحب باگورا -	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۳)	سردار علی صاحب -	سیکرٹری زراعت	" "
(۴)	میاں برکت علی صاحب -	سیکرٹری تعلیم وضیافت	" "
(۵)	مولوی محمد ابراہیم صاحب	امین	" "

ناظر اعلےٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

(۱۴) میں کچھ عرصہ سے گھٹنے کی درد اور بعارضہ بخار بیمار ہوں - اور مالی مشکلات سے بھی پریشان ہوں - معززین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مالی مشکلات دور فرمائے - آمین (فضل قادر فرقان فورس ربوہ)

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایر کا داخلہ شروع ہے - داخلہ کے فارم معہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفیکیٹ کے ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانے چاہئیں - انٹرویو ۲۴ اور ۲۵ ستمبر کی صبح کو ۸ بجے ہوگا -

جامعہ نصرت میں پردے کا نہایت اعلےٰ انتظام ہے مستحق طالبات کو وظائف بھی دیئے جاتے ہیں اور پنجاب کے تمام زنانہ کالجوں کی نسبت یہاں کی فیس بہت کم ہے - نتائج بھی اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے نہایت اعلےٰ نکلتے ہیں - امسال جامعہ نصرت کا بی - اے کا نتیجہ ۷۵ فیصدی تھا جبکہ یونیورسٹی کی اوسط فیصدی ۲۷ تھی -

جامعہ نصرت ہوسٹل کی بلڈنگ کالج کے کمپاؤنڈ میں ہے اور ہوسٹل کا خرچ بھی دیگر زنانہ کالجوں کی نسبت بہت کم ہے - احباب کو چاہیئے کہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کروائیں -

پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ

درخواستہائے دعاء

(۱) حیدرآباد ڈویژن میں ایک لمبا عرصہ مطلع ابر آلودہ رہنے اور بارش کے باعث ہماری کپاس کو تیلا اور سنڈی وغیرہ کی بیماری لگ گئی ہے - پھل کم لگ رہا ہے سخت تشویش ہے - احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ سلسلہ اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور دیگر احباب کی فصل کپاس کو اپنے فضل سے تمام بیماریوں سے نجات دے اور پیداوار اور آمد نہایت اچھی ہو - آمین وکیل الزراعت ربوہ

(۲) کوئٹہ میں آجکل جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس بوجہ ملیریا بخار بیمار ہیں - ان کی صحت کے لئے احباب کرام دعا فرمائیں - سید محمود احمد شاہ

(۳) میرے بزرگوار محترم دادا صاحب عرصہ دراز سے کمزور اور بیمار رہتے ہیں - احباب شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں اقبال محمد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

(۴) بندہ کا مقدمہ ان دنوں بہت ہی نازک صورت اختیار کر گیا ہے - تمام احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مقدمہ سے نجات بخشے اور خادم دین بنائے - آمین لطیف احمد منٹگمری

(۵) میرے والد میاں فیروز الدین صاحب کافی عرصہ سے بیمار تھے اب قدرے افاقہ ہے لیکن کمزوری کا بہت حد تک باقی ہے - اسی طرح پاؤں میں زخم کی وجہ سے چل پھر نہیں سکتے - جملہ احباب کرام شفائے کاملہ کیلئے دعا فرمائیں - محمد عبداللہ خاں راجوروی

(۶) مکرم مولوی ظفر محمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ کی آنکھوں کا اپریشن لاہور میں محترم ڈاکٹر محمد بشیر صاحب آئی سپیشلسٹ نے کیا ہے - احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ عطا فرمائے - (ابوالعطاء جالندھری)

(۷) خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے - اب کمزوری بہت بڑھ رہی ہے - بزرگان سلسلہ و احباب میری صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں (جلال الدین کورنگی کریک کراچی ۲۰)

(۸) خاکسار چند یوم سے ملیریا بخار میں مبتلا ہے - احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - مقبول احسین کارکن جامعۃ المبشرین ربوہ

(۹) احباب کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ میرے لئے خصوصیت سے دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھ عاصی پر اپنا رحم اور فضل نازل فرما کر مجھ کو کامل سکون عطا فرمائے آمین - حافظ مبین الحق شمس ہیڈ اسسٹنٹ ۲۰/۳ مارٹن روڈ کراچی ۵

(۱۰) میرے لڑکے کا محبوب ربانی نے حال ہی میں ایف - ایس - سی (میڈیکل) کا امتحان دیا ہے جملہ احباب کرام جماعتہائے احمدیہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں - عطاء اللہ مطری ٹیلر بیرون شاہ دولہ گیٹ گجرات

(۱۱) خاکسار کی والدہ صاحبہ عرصہ دو تین ماہ سے بعارضہ پیچش بیمار ہیں - درویشان قادیان و دیگر بزرگان سلسلہ ان کی شفایابی کے لئے درد دل سے دعا کریں ظفر اللہ خاں اصغر کوسیودی

(۱۲) میاں عزیز الدین صاحب مہاجر مہت پور کمیرپار احمد نگر ربوہ کی لڑکی ڈیڑھ ماہ سے ہسٹیریا کے مرض میں مبتلا ہو کر پاگل ہوگئی ہے - والدین صحیح علاج نہیں ہونے کی وجہ سے لاچار اور پریشان حال ہیں - احباب جماعت دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں - اگر کوئی بزرگ علاج کے متعلق صحیح مشورہ دے سکیں تو والدین کے لئے باعث صد شکریہ ہوں گے - اللہ بخش خانپور (بہاولپور)

(۱۳) خاکسار کی بچی کچھ عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے - احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست دعا ہے -

محمد رمضان خادم دارالرحمت غربی ربوہ (م)

اولڈ بوائز تعلیم الاسلام ہائی سکول کیلئے ضروری اعلان

بعض احباب کی خواہش پر میں باوجود اولڈ بوائے نہ ہونے کے اولڈ بوائز کو منظم کرنے اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن کا احیاء کرنے کا اہتمام کر رہا ہوں۔ میرا ارادہ ہے۔ واللہ الموفق ۲۳ ستمبر بروز اتوار تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں سکول کے اولڈ بوائز کی میٹنگ منعقد کرائی جائے۔ "اولڈ بوائے" سے مراد ہر وہ پرانا طالبعلم ہے جس نے کسی وقت سکول سے استفادہ کیا ہو۔ ممبر شپ کی فیس ایک روپیہ مقرر کی گئی ہے۔

۲۲ ستمبر تک جو دوست ایسوسی ایشن کے باقاعدہ ممبر بن جائیں گے وہ مجوزہ اجلاس میں شریک ہو کر ایسوسی ایشن کے قواعد و ضوابط بنا کر عہدیداروں کا انتخاب اور آئندہ سال کا پروگرام بنا سکیں گے۔ بلکہ اگر اولڈ بوائز پسند فرمائیں اور عملاً ممکن ہوا تو ۲۳ ستمبر کو اولڈ بوائز ڈنر کا بھی انتظام ہو سکیگا۔ نہایت مسرت کا مقام ہے کہ اولڈ بوائز کی ممبر شپ کا آغاز سکول کی دو قابل قدر ہستیوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ ربہ ایم۔اے کی ذوات بابرکات سے ہوا۔

اب جملہ اولڈ بوائز کا فرض ہے کہ وہ ایسوسی ایشن کے ممبر بن کر نہ صرف سکول بلکہ ملک و ملت کے لئے مفید وجود بننے کی کوشش کریں۔ ۲۳ ستمبر کی تقریب کو زیادہ دلچسپ اور دلکش بنانے کے خیال سے اسی روز بچوں کے سرپرستوں کا اجتماع اور سکول کے بعض علمی تقریری اور ورزشی مقابلے اور جلسہ تقسیم انعامات کا پروگرام بھی ترتیب دیا جا رہا ہے

کام چلانے کی غرض سے میں نے فی الحال اپنے طور پر سکول کے اساتذہ کی جو اولڈ بوائز بھی ہیں ایک عارضی مجلس منتظمہ بنا دی ہے۔ جس کے صدر چوہدری عبد الرحمٰن صاحب سیکنڈ ہیڈ ماسٹر۔ اور سیکرٹری محمد انور مبشر صاحب بی۔اے مقرر کئے گئے ہیں۔ چونکہ وقت بہت تنگ ہے اس لئے ممبر بنانے اور ممبر شپ کا چندہ بھجوانے کے لئے میں نے مندرجہ ذیل مقامات پر مندرجہ ذیل اولڈ بوائز کو تکلیف دی ہے۔

(۱) لاہور ۔ صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب

(۲) لائلپور ۔ چوہدری شریف احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ۔

(۳) سرگودھا۔ حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب۔

(۴) سیالکوٹ ۔ چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ ایڈووکیٹ

(۵) کراچی صدر ۔ قریشی محمد اسحٰق صاحب ۔

(۶) ملتان۔ چوہدری اکرام اللہ صاحب ۔

ان مقامات کے علاوہ اور ان مقامات میں بھی وہ دوست جو ان کو چندہ نہ دے سکیں۔ تمام اولڈ بوائز براہ راست سیکرٹری کو ممبر شپ کا چندہ بھجوا کر ایسوسی ایشن کے قیام کی طرف پہلا قدم اٹھا کر ممنون فرمائیں۔ (میاں) محمد ابراہیم ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

(بقیہ صفحہ ۲)

کہ ووکنگ مشن اس صدی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے

محولہ بالا حالات سے تو یہ مشن اس قابل بھی نہیں کہ مسلمان اس پر کوئی فخر ہی کر سکیں چہ جائیکہ اس کو "نعوذ باللہ" سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے ناموں کے ساتھ منسوب کیا جائے۔

مولینا بتائیں کہ خواجہ کمال الدین کے ایک ذاتی کارنامے کو اس حالت میں پہنچانے کا کون ذمہ دار ہے؟ ......

اب مولینا خود امام بن کر تشریف لے جا رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ اب ووکنگ مشن کی تطہیر کا کام سرانجام دے سکیں اور اس کو احمدی مشن نہ سہی صرف عام اسلامی مشن کے نام کے ہی قابل بنا سکیں۔ تاہم ہم مولینا کو یقین دلاتے ہیں کہ جب تک وہ اس کو خالص احمدی مشن نہ بنائیں گے اس کی کامل تطہیر نہیں ہو سکے گی۔ ہمارا خیال ہے کہ اس کی موجودہ غیر اسلامی حالت اسی وجہ سے ہوئی ہے کہ اسے احمدی مشن ظاہر کرنے سے دیدہ و دانستہ گریز کیا گیا۔ اور اسے "سم قاتل" بنایا گیا؟

امانت الفضل

چوہدری نظام دین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سر شمیر روڈ چک ۲۳/۱۶۳ ج ب ضلع لائلپور۔ اور چوہدری محمد رشید صاحب دوکاندار سر شمیر روڈ نے پانچ پانچ روپے ادا کر کے ایک ایک ضرورت مند شخص کے نام خطبہ نمبر جاری کرایا ہے۔ خدا تعالےٰ ان کو عمدہ اجر عطا فرمائے۔ اور ان کی نیکی کے اعلیٰ ثمرات پیدا فرمائے۔ ان کے علاوہ چک ہذا کے ڈاکٹر نثار احمد صاحب نے تین روپے اور خیر دین صاحب نے ایک روپیہ اس مد میں عطا کئے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب پر اپنا فضل اور کرم نازل فرمائے آمین

۲ ۔ جماعت احمدیہ گوکھووال چک ۲۷۶ رکھ برانچ ضلع لائلپور کے مندرجہ ذیل احباب نے ایک ایک سال کے لئے ضرورت مند اشخاص کے نام بغرض اصلاح و ہدایت خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو عمدہ جزا دے اور ان کو زیادہ سے زیادہ حسنات کی توفیق عطا فرمائے۔ (۱) سید غلام محمد شاہ صاحب پریذیڈنٹ جماعت چک ۲۷۶ رکھ برانچ (۲) چوہدری چراغ دین صاحب نمبردار چک ۲۷۶ رکھ برانچ

(۳) چوہدری غلام قادر صاحب " "

ان کے علاوہ چوہدری محمد یوسف صاحب مہر محمد صادق صاحب میاں محمد ابراہیم صاحب اور غلام رسول صاحب سنگ والیہ نے چھ چھ ماہ کے لئے مستحقین کے نام خطبہ نمبر جاری کرائے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان سب دوستوں کے صدقہ جاریہ کو قبول فرمائے۔ نیز چوہدری محمد دین صاحب ساکن چک ہذا نے ڈیڑھ روپیہ اور چوہدری عبد الرزاق صاحب نے ایک روپیہ مد امانت الفضل میں دیا اسی طرح چک ۲۷۵ کرتار پور کی جماعت کے پریذیڈنٹ چوہدری رحمت اللہ صاحب نے ۲/- اور مستاق احمد صاحب نے ایک روپیہ۔ چوہدری غلام حسین صاحب نے دو روپے اور چوہدری محمد عبد اللہ صاحب نے ایک روپیہ غلام غوث صاحب نے بارہ آنے۔ اور چوہدری علی محمد صاحب خادم سکار لائلپور ساکن چک ہذا نے ایک روپیہ امانت الفضل میں دیا۔ خدا تعالےٰ ان سب دوستوں کو اپنی رضا کے راستہ پر چلائے اور زیادہ نیکیاں کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

۳ ۔ ڈاکٹر محمد یونس صاحب ٹوکوٹ سندھ کے دو بچوں عزیزم محمد یونس اور محمد سلیمان نے خدا تعالےٰ کے فضل سے قرآن مجید ختم کیا ہے۔ اسی خوشی میں ڈاکٹر صاحب نے مبلغ دس روپے اخبار الفضل کی امانت کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ عزیزان کو قرآن مجید سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان کے علم میں برکت بخشے۔ نیز ان کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو اپنی نعمتوں سے نوازے۔ دیگر احباب بھی ایسے مواقع پر الفضل کو یاد رکھا کریں۔

(مینیجر الفضل)

خریداران خالد

جیسا کہ قبل ازیں انفرادی طور پر بذریعہ ڈاک احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ ماہ ستمبر کا پرچہ خلافت نمبر وی پی ارسال ہوگا۔ اب پرچہ شائع ہو گیا ہے۔ لہذا وی پی بھیجا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ آپ صاحبان وی پی وصول فرما کر رسالہ کے ساتھ مکمل تعاون کا ثبوت دیتے ہوئے ممنون فرمادیں گے

(مینیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

رفیق احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا خط

ذیل میں رفیق احمد صاحب ابن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا خط شائع کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا ہے اور جس میں جلال الدین سیلونی کی بعض افتراؤں کا ذکر کیا ہے۔ یہ شخص آج جماعت کے خلاف افترائیں پھیلا رہا ہے حالانکہ جماعت نے ہمیشہ اس کی مصیبتوں میں اس کا ساتھ دیا اور یہ جماعت سے برابر امدادی رقوم وصول کرتا رہا۔ چنانچہ اس نے مختلف اوقات میں امداد کے طور پر زکوٰۃ کی مد میں سے حسب ذیل رقوم وصول کیں۔

مورخہ ۱۳ اگست ۱۹۵۰ء مبلغ ۳۰۰/-/- روپے
" ۲۸ جولائی ۱۹۵۵ء " ۱۰۰/-/- "
" ۱۳ اگست ۱۹۵۵ء " ۱۰۰/-/- "

جماعت کی طرف سے امداد ملنے پر شکرگزار ہونے کی بجائے اب وہ جماعت کے خلاف اس قسم کی باتیں کر رہا ہے جو سراسر کذب و افتراء پر مبنی ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ شخص کس فطرت کا مالک ہے۔

سیدی و آقائی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۸ ستمبر کو مجھے کلیمز وغیرہ کے سلسلہ میں گمبیانہ جانا پڑا۔ اور ۹ بجے بازار میں سے گزرتے ہوئے جلال الدین سیلونی کی دوکان پر نظر پڑی مجھے علم نہیں تھا۔ کہ یہ اس قسم کا آدمی ہے۔ اور نہ ہی میں اس کے حالات کے متعلق جانتا تھا۔ چائے پینے کے لئے میں ان کی دوکان میں چلا گیا۔ اور اس نے وہاں وہ گند اچھالنا شروع کیا کہ خدا کی پناہ۔ اس نے کہا کہ "ربوہ والوں نے ہمیں کہیں کا نہ چھوڑا۔ یہ لوگ ٹھگ ہیں۔ اور میرا سب کچھ ٹھگ لیا پھر کہنے لگا کہ یہاں کے لوکل احمدیوں نے بھی مجھے پورا نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ ایک احمدی نے بازار میں مشہور کر دیا کہ یہ شخص مرزائی ہے۔ اس سے سودا سلف نہ خریدو۔ اور پھر انہیں لوگوں کی وجہ سے مجھے کرایہ کا مکان لینے میں بھی دقت پیش آئی" کہنے لگا "ہمیں نہیں پتہ تھا کہ یہ لوگ اتنے چور ہوں گے۔ میرے مکان کا سب سامان چرا کر لے گئے"۔

پھر اس نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی چٹھی بھی دکھائی۔ جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ تم جماعت سے تعلق قائم رکھو اور دنیادی معاملوں میں آکر خواہ مخواہ اپنا ایمان خراب نہ کرو۔

پھر کہا کہ "اس ظلم و ستم کی اطلاع میں نے "نوائے پاکستان" وغیرہ کو بھجوا دی ہے" وہ مزید بہت کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن میں اس کے منہ سے یہ افترائیں سن نہ سکا اور وہاں سے چلا آیا۔ والسلام

(حضور کا ادنیٰ خادم خاکسار رفیق احمد ابن ڈاکٹر محمد رمضان صاحب ۹/۹/۵۶)

اعلان نکاح

آج مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۵۶ء کو بعد نماز مغرب حضرت مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے رفیقہ بیگم صاحبہ بنت چوہدری سربلند صاحب پنشنر محلہ دار الرحمت غربی کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ ۵۰۰۰ شلنگ مالیتی ۳۷۵۰/- روپیہ ہمراہ چوہدری تیمور احمد صاحب ولد چوہدری محمد حسین صاحب افریقہ پڑھا

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے برکات کا موجب بنا دے۔ (آمین)

ضرورت ہے

دفتر فضل عمر ہوسٹل کے لئے ایک محنتی۔ ہوشیار۔ میٹرک وکیشن پاس احمدی نوجوان اکاؤنٹس کلرک کی ضرورت ہے جو انگریزی حساب کتاب اور دیگر دفتری کام خوش اسلوبی سے کر سکے تقرر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کیا جائیگا درخواستیں بخدمت پرنسپل تعلیم الاسلام کالج یکم اکتوبر تک آنی چاہئیں

سپرنٹنڈنٹ فضل عمر ہوسٹل

ربوہ

ری پبلکن پارٹی اور عوامی لیگ کی مخلوط وزارت نے حلف اٹھا لیا

محکموں کی تقسیم کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

کراچی ۱۳ ستمبر کل صبح مسٹر حسین شہید سہروردی کی زیر قیادت ری پبلکن پارٹی اور عوامی لیگ کی مخلوط کابینہ نے حلف اٹھا لیا۔ یہ کابینہ نو وزراء پر مشتمل ہے۔ اس میں ری پبلکن پارٹی کے پانچ اور عوامی لیگ کے چار نمائندے شامل ہیں۔ مسٹر سہروردی نے بتایا ہے کہ نئی کابینہ میں دو وزیر بعد میں شامل کئے جائیں گے۔

ارکان کابینہ کے محکموں کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔

وزراء کے نام یہ ہیں:۔

(۱) مسٹر حسین شہید سہروردی (عوامی لیگ)۔ (۲) ملک فیروز خان نون (ری پبلکن) (۳) مسٹر ابوالمنصور احمد (عوامی لیگ) (۴) سید امجد علی (ری پبلکن) (۵) مسٹر عبدالخالق (عوامی لیگ) (۶) مسٹر غلام علی تالپور (ری پبلکن) (۷) مسٹر دلدار احمد (عوامی لیگ) (۸) سردار امیر اعظم خان (ری پبلکن) اور (۹) میاں جعفر شاہ (ری پبلکن)

کابینہ کے عہدہ کا حلف صدر میجر جنرل سکندر مرزا نے لیا۔ جب سکندر مرزا اور وزیراعظم مسٹر سہروردی کیبنٹ روم سے باہر آئے تو مشرقی پاکستان کے وزیراعلیٰ مسٹر عطاء الرحمن خان نے انہیں پھولوں کے ہار پہنائے۔ بعد ازاں صدر نے اپنے ڈرائنگ روم میں نئی کابینہ کو ریفریشمنٹ دی۔ اس ہلکی سی دعوت میں گورنر مغربی پاکستان میاں مشتاق احمد گورمانی۔ وزیراعلیٰ مشرقی پاکستان مسٹر عطاء الرحمن خان اور صوبائی وزیر مسٹر شیخ مجیب الرحمن۔ کمانڈر انچیف جنرل محمد ایوب خان بیگم محمد علی۔ بیگم وقار النساء نون اور مسٹر سہروردی کی بیٹی مسز سلیمان نے بھی شرکت کی۔

قومی اسمبلی کا اجلاس

دعوت سے فراغت کے بعد ایوان صدر ہی میں نئی کابینہ کا پہلا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کے بعد مسٹر سہروردی نے اعلان کیا کہ ڈھاکہ میں قومی اسمبلی کا اجلاس ۱۰ اکتوبر کو منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

قیام پاکستان کے بعد آج مرکز میں پانچویں وزارت قائم ہوئی ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ عوامی لیگ ابھی پچھلے ہفتے مشرقی پاکستان میں برسر اقتدار آئی تھی اب اسے مرکز میں بھی اقتدار حاصل ہو گیا ہے۔ پاکستان کی اس پانچویں وزارت کے حلف اٹھانے کے بعد مسلم لیگ مرکز اور صوبوں دونوں جگہ ہی اقتدار سے محروم ہو گئی ہے۔

ری پبلکن پارٹی کی طرف سے غیر مشروط حمایت کی یقین دہانی کے بعد مسٹر سہروردی کو قومی اسمبلی میں بھی مضبوط اکثریت کی حمایت حاصل ہو گی۔ قومی اسمبلی میں عوامی لیگ کے ارکان کی تعداد تیرہ ہے۔ مشرقی بنگال کے بعض دیگر نمائندے بھی سہروردی کی حمایت کریں گے۔ اور اسمبلی کا سب سے بڑا گروپ ری پبلکن پارٹی — بھی عوامی لیگ کے وزیراعظم سے مکمل تعاون کرے گا۔

قومی اسمبلی کی اپوزیشن متحدہ محاذ اور چند مسلم لیگی ارکان پر مشتمل ہو گی۔ توقع ہے کہ مسلم لیگی ارکان اسمبلی آج اپنے اجلاس میں سابق وزیر قانون مسٹر چندریگر کو اپنا لیڈر منتخب کر لیں۔

بقیہ خط صوبیدار عبدالمنان صاحب

(صفحہ ۵)

۲۔ انہیں دنوں میں ایک اور بھی خواب دیکھا تھا کہ حضور خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود فوجی لباس میں ہیں پتلون یا نکر کی بجائے خاکی برجس پہنی ہوئی ہے۔ مسجد اقصیٰ میں منبر پر کھڑے ہوئے ہیں۔ ایک پاؤں منبر کے کٹہرے پر رکھا ہے۔ اور کچھ آگے کو جھک کر جماعت کو وعظ فرما رہے ہیں۔ مسجد اقصیٰ جماعت کے لوگوں سے بھری ہوئی ہے اور میں بھی حضور کے قریب کھڑا ہوا ہوں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور کو درازی عمر عطا فرمائے اور حضور کی زندگی میں ہی تمام دنیا میں اسلام کو غلبہ عطا فرمائے اور ہمیں حضور کی کامل فرمانبرداری کی توفیق عطا کرے۔ نیز میرے اہل و عیال کو بھی۔

حضور مجھے جو آپ کے ساتھ عشق اور محبت ہے میرے پاس وہ الفاظ نہیں کہ میں بیان کر سکوں میں اور میرا خدا جانتا ہے۔ میرا ذرہ ذرہ آپ پر فدا ہے۔ میں آپ کی حیات کے لئے اپنی عزیز سے عزیز چیز تک خدا کی راہ میں دینے کو تیار ہوں اور اگر میری جان لے کر حضور کی زندگی میں اضافہ ہو سکتا ہے تو میں وہ بھی خدا کے سپرد کرنے کو تیار ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خدا تعالیٰ مجھے توفیق عطا کرے (آمین)

میں شب و روز حضور کی صحت و عافیت اور درازی عمر کے لئے دعائیں کرتا رہتا ہوں دعا ہے کہ میرا پیارا اللہ میری ناچیز دعاؤں کو قبول فرمائے (آمین) اللہ مجھے اس عہد پر تا زندگی قائم رہنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین والسلام

حضور کا ادنےٰ غلام

صوبیدار عبدالمنان دہلوی ابن ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب دہلوی۔ ربوہ۔ ضلع جھنگ حال لائلپور

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا

"غالباً کٓھٰیٰعٓصٓ سے مراد ہے میں ایک دفعہ سندھ سے آرہا تھا کہ مجھے خواب میں بتایا گیا کہ ان حروف میں تمہارے متعلق پیشگوئی ہے۔ میں نے اسی وقت یہ رؤیا مولوی شیر علی صاحب کو سنا دی جو انہوں نے بعد میں غالباً شائع کرا دی۔"